سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (ؔ ۳ـہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب
بیتو منزل وارث روڈ لاہور
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم اے دالمپرس روڈ۔ لاہور) مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیے۔ اور مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹرز ارسال فرما کر ممنون فرمائیں +

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۵۲	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۔ ۸ فروری ۱۹۲۴ء	نمبر ۶

غزل

از قلم حشمت

زاہدا قدح بردار ایں چہ غیرت خام است
زہدِ خشک را بگزر رحمتِ خدا عام است

خویش را چو مے سوزی جامِ مَی بر آتش ریز
کیسہا چو مے دوزی نقدہا تو آرام است

ذوق مے چہ دانشناسی خیرہ گر نشوی خامی
آنکہ مست بادہ نیست عارف ار بود خام است

جوشِ بادۂ ما را عظمِ فلک تنگ است
پیشِ بادہ مستاں غلغلِ ملک خام است

سبزہ پوید اسکندر درمیان تاریکی
آبِ زندگی عیسیٰ است چشمۂ خضر جام است

چوں خمیدی ایں بادۂ عیشہا است آمادہ
جان چو محو جاناں شد و بہشتِ آرام است

گر ز خویشتن رستی با مسیح پیوستی
ورنہ تا ابد مے سوز کاروبارِ تو خام است

پائے بر سرِ خود نہ و دست را در آغوش آر
تا بہ غنچۂ وصلش دوری تو یک گام است

مستیِ منِ شیدا آمد از ازل حشمت
تا مسیح ساقی شد روحِ من مَی آشام است

دہر ناپائیدار پر جفا و اشعارِ وفا

از قلم سموئیل بر تھولمی وفا شارٹ ہینڈ رائٹر اے پی ڈویژن آفس نولکھا لاہور

جہاں میں آ کے فقط چار سو الم دیکھا
فغان و دہر و جفا قہر اور ستم دیکھا

بجز حباب نہیں عشرتِ دہر دیکھی
بجز شرار نہیں دورِ جامِ جم دیکھا

قیام گردشِ گیتی کو زیرِ فلک نہیں
اک انقلاب زمانے میں دم بدم دیکھا

قضا سے پہلے ہی ہم جو فلک ستہتے ہیں
خطا ہے کون سی تقصیر کیا جرم دیکھا

نہ ہونگے بہرِ سر خراش ہم زمانے سے
کہ تن میں اپنے جو ہم نے نہ دم نہ خم دیکھا

وصال و دید خدا ہی ہے مدعا اپنا
ہزار بار تمنا کا سر قلم دیکھا

کشت شاداب سدا اہلِ جفا کی دیکھی
وفائے اہلِ وفا مبتلائے غم دیکھا

بغیر وصلِ خدا ختم ہے بہار صد حیف
بوقتِ مرگ عبث جلوۂ صنم دیکھا

عجب روش ہے زمانے کی بے ثبات وفا
شکار غم کا سدا صاحبِ فہم دیکھا

کلیسیائی ہندوستان آزاد ہونی چاہیے

گذشتہ سے پیوستہ

(۲) ہم کو تب آزادی ہوگی کہ ہم اپنے بشپ خود مقرر کر سکیں (۳) ہم اپنی کونسلیں اور ستقی اور دیگر مجلسے قائم کر سکینگے (۴) ہم کلیسیائی ہند کے خود ساختہ قوانین کے پابند ہو سکینگے۔ (۵) اپنی عبادت میں ہم خدا کے حضور اپنی حاجتوں اور ضروریات کو پیش کر سکیں اور صرف مقرری دعائیں جو تین سو سال ہوئے ایک ملک میں جو چھ ہزار میل دور ہے مرتب کی گئیں نہ پڑھیں +

بعض انگریز مسیحی یہ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں دو کلیسیائیں کیوں نہ ہوں۔ ایک دیسی مسیحیوں کی اور دوسری انگریز مسیحیوں کی۔ اور دیسی مسیحی کلیسیا آزاد کی جائے۔ اور انگریزوں



کا تعلق بدستور سابق کلیسیاے انگلستان اور سرکار ہند کے ساتھ رہے۔ پادری انگلینڈ صاحب کا یہی خیال ہے اور وہ ان خیالات کو انگریزی اخباروں میں اکثر ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ خیال باطل اور خداوند مسیح کی روح کے خلاف ہو۔ اس کا مدعا یہ ہے کہ دیسی مسیحیوں کے دیسی بشپ ہوں اور انگریز مسیحیوں کے انگریز بشپ ہوں تاکہ دیسی بشپ انگریز مسیحیوں کی نگرانی نہ کر سکیں۔ چنانچہ پادری انگلینڈ صاحب نے ایک موقع پر راقم سطور کو تحریر کیا کہ اگر دیسی بشپ انگریزوں کو مستحکم کرنے کی رسم ادا کرینگے تو ہمیں سخت دقتوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ دیسی مسیحی اور انگریز مسیحی آپس میں بھائی تو ہیں لیکن وہ برابری کا دعویٰ ہرگز نہیں کر سکتے اور اپنے ان باطل خیالات میں یہاں تک غرق ہیں کہ وہ اپنی تحریر میں مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کسی جگہ انجیل جلیل میں برابری کی تعلیم سکھائی گئی ہو۔ ان خیالات کے اصحاب مسیحی کلیسیا کو ہندوستان میں دو حصوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ ایک انگریز جو اعلیٰ ہیں اور دوسرے دیسی جو ادنیٰ ہیں اور ان دونوں حصوں میں برابری اور یگانگت کے اصول کو دخل نہیں دینے دیتے۔ یہ اصحاب کلیسیا کی تقسیم نسلی امتیاز کی بنا پر دو حصوں میں کرتے ہیں۔ لیکن یہ نسلی امتیاز مسیحی مذہب کی روح کے مخالف ہے۔ لہٰذا ہم نہیں چاہتے کہ کلیسیاے ہندوستان کے دو حصے ہوں ایک اعلیٰ اور دوسرا ادنیٰ اور تمیز نسلی امتیاز کی ہو۔ اور یہی اصول کلیسیاے جامع کا ہمیشہ سے رہا ہے۔ رسولوں کی اعمال کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں اور غیر قوموں میں سخت عداوت تھی یہاں تک کہ یہودیوں کے لئے کسی غیر قوم کے ساتھ کھانا پینا تو درکنار۔ ایک چھت کے نیچے بیٹھنا حرام تھا۔ لیکن ہم کہیں یہ نہیں پڑھتے کہ یہودی مسیحیوں کے علیحدہ بشپ تھے اور غیر اقوام مسیحیوں کے علیحدہ بشپ تھے۔ ہمارے مقدس مذہب نے اس اختلاف کو قطعیۃً مٹا دیا اور مسیحیت میں نہ کوئی یہودی نہ یونانی نہ غلام نہ آزاد رہے۔ بلکہ تمام مسیح میں بھائی اور ایک دوسرے کے برابر ہو گئے۔ اب یہاں ہم کو کہا جاتا ہے کہ دیسی بشپ کے ماتحت انگریز مسیحی نہ ہوں اور ایک کلیسیاے ہند کی بجاے دو کلیسیائیں قائم کر دیں ہم ہرگز نہیں کرینگے۔ کیونکہ یہ اصول خداوند مسیح اور اس کے مقدس اصول کے متضاد ہیں۔ ہاں زبان کا اختلاف ضرور ہے۔ روایات۔ رسوم و رواج کا اختلاف ضرور ہے لیکن اس کا علاج یہ ہو سکتا ہے کہ انگریز مسیحی اپنی موجودہ دعاے عمیم کی کتاب کا استعمال زبان انگریزی کریں اور دیسی مسیحی موجودہ یا ترمیم یافتہ دعاے عمیم کی کتاب زبان اردو یا ہندی یا پنجابی کریں لیکن زبانوں کے اختلاف کا یہ علاج نہیں کہ ہم نسلی امتیاز کو مسیحی کلیسیا میں داخل کر کے خداوند کی روح کے خلاف چلیں۔

آخر میں ایک اور امر کا یہاں ذکر کرنا ضروری ہے کہ اگر کلیسیاے ہند کو آزاد کرنے کی تجویز منظور نہ کی گئی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ چونکہ کلیسیاے ہند کا تعلق سرکار ہند سے قانونی طور پر بدستور سابق قائم رہے گا اور سرکار ہند رفتہ رفتہ اپنے اختیارات ہندوستانیوں کو دے رہی ہے تو ہمارے کلیسیائی معاملات ہماری ہندوستان کی لیجسلیٹو اسمبلی میں ہمارے ہندو اور مسلمان برادران فیصلہ کیا کرینگے۔ پس اگر ہم ہندوستانی مسیحی اب آزادی حاصل نہ کرینگے تو ہمارے کلیسیائی معاملات۔ ہمارا اندرونی انتظام۔ ہمارے بشپوں کا تقرر وغیرہ ہمارے غیر مسیحی برادران کے ہاتھ میں ہوگا +

برکت اللہ۔ از نارووال

موسیو لینن کے جانشین

سوویٹ کانگریس نے موسیو لینن کی جگہ موسیو کیمنات رائی کاف اور موسیو تسوروپا کو مشترکہ طور پر ان کا جانشین مقرر کیا ہے۔ اس سے روس کی خانگی یا غیر ملکی پالیسی میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوگی +

فردوس گم شدہ

یہ کیا ہے یہ ملٹن پیراڈائز لاسٹ کا اردو سلیس اور بے تکلف ترجمہ ہے جسکو ہمارے مہربان اور عنایت فرما مسٹر عیسیٰ چرن صاحب المتخلص بہ صدا ڈپٹی انسپکٹر مدارس لکھنؤ نے نہایت محنت اور جانفشانی سے زبان انگریزی سے سلیس بے تکلف اور فصیح اردو میں کیا ہے۔ اگرچہ اب تک مجھ سے اور مسٹر صدا سے صوری ملاقات نہیں ہے پر یہ محبت تک کیونکر آیا۔ مسٹر صدا کے ہم زلف اور میرے عزیز اور مہربان محترم اور مکرم جناب پادری ڈینیل بک صاحب ایڈیٹر کے وفور محبت کے نتیجہ کی صورت میں اس گرانمایہ نسخہ انتخاب اور تحفہ لاجواب کی زیارت مجھکو بھی نصیب ہوئی اس وقت جہاں استاد حضرت آفتاب الدولہ قلق لکھنوی کا یہ شعر مجھکو یاد آیا۔

مرا نامہ عجب رد و بدل سے یار تک پہنچا
ہما نے پایا مجھسے اور ہما سے کبوتر نے

آجکل ہندوستان میں انگریزی سلطنت اور مسیحی مذہب کے طفیل انگریزی زبان ایک عام زبان ہو رہی ہے اور یہاں تک ہر دلعزیز اور مفید ہے کہ اگر آجکل انگریزی زبان میں بھیک بھی مانگی جائے تو جناب چواتی سے کم نہیں تھا۔ ملک میں اسکولوں اور کالجوں کی وہ کثرت ہے جو کسی دلیل کی محتاج نہیں۔ انگریزی ہر قسم کی بہتر کتابوں کا اردو میں اور بہت سی مفید اردو کتابوں کا انگریزی میں دھڑلے کے ساتھ ترجمہ ہو رہا ہے یہاں تک کہ بہت سے لوگوں نے تو اس کو ایک قسم کی تجارت بنا رکھا ہے۔ اور اکثر اس کے ذریعہ دھڑا دھڑی سے دولت کما رہے ہیں۔ کیونکہ وہ انہیں کتابوں کا ترجمہ پیش کرتے ہیں جن میں کچھ نفع کی صورت ہوتی ہے لیکن اہل نظر کے سامنے ان کثیر ترجموں کی قدر و وقعت اتنی ہی ہے جتنے کہ وہ ہیں۔ (دیکھو صفحہ ۱۱)



نورافشاں

مطبوعہ ۸ فروری ۱۹۲۴ء

ینابیع المسیحیت

معزز ناظرین پیشتر آگاہ ہو چکے ہیں کہ عنوان مذکورہ کی کتاب کو خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے تالیف فرمایا ہے جو بخیال خواجہ صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ینابیع الاسلام کا جواب ہے۔ اس کتاب کو ہم نے شروع سے تا ختم بغور پڑھا ہمیں اس کتاب کی تصنیف میں خواجہ صاحب کی حالت کسی شاعر کے حسب ذیل قول کے عین موافق و مطابق نظر پڑی ہے

حالت پہ اس مسافر بیکس کی رو دیجے
جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے

آپ ہند سے مسلم مشنری بنکر یورپ گئے

مرزائی یا احمدی اسلام کے مبلغ ہو کر گئے تاکہ قادیانی کرشن کی پیشینگوئیوں کی تکمیل دیکھیں۔ قادیانی کی روح کے دم سے یورپی دجال کو فنا کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کو یورپ کے تمام تختوں پر متمکن کردیں۔ مگر اس بات میں حیرت ہے کہ آپ مرزا جی کو انگلینڈ کے تخت پر بٹھاتے بٹھاتے خود مروجہ اسلام کی جمیع صورتوں کے منکر ہو بیٹھے۔ آپ کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

"جب سے میں نے دوکنگ مشن قائم کیا میں نے یہ اپنا مسلک رکھا کہ غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کو کسی فرقہ کے ماتحت نہ کرونگا۔ میں تبلیغ کے میدان عمل میں کسی نام نہاد فرقہ سے تعلق نہیں رکھتا اور نہ کسی ایسے امر کو زیر بحث لاتا ہوں جس سے فرقی تنازعات پیدا ہوں میں فرقی جھگڑوں کو اسلام کی اشاعت کے لئے سم قاتل سمجھتا ہوں ۱۹۱۴ء میں میں نے اس رائے کا اظہار کیا اور آج تک اس پر قائم ہوں"۔ الفضل مطبوعہ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۳ء

آپ کا ولائتی اسلام

آپ فرماتے ہیں:-

"مسیح کی تعلیم کا جو نقشہ قرآن شریف پیش کرتا ہے اناجیل اربعہ بھی قریب قریب اسکی مصدق ہیں وہ تو اسلام کی ایک شکل ہے صفحہ ۴ مسیح کا مذہب تو اسلام تھا صفحہ ۱۱ انجیل کے خود دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کلیسیا کی یہ باتیں مسیح کی نہیں یہ تو پولس کی باتیں ہیں صفحہ ۳ میں بحیثیت مسلم یہ تو ایمان رکھتا ہوں کہ جناب مسیح ایک کامل انسان تھے وہ اخلاق ربانی کے مظہر تھے۔ کیونکہ وہ نبی تھے لیکن انجیل سے وہ ایسے ثابت نہیں ہوتے صفحہ ۴۱ میں اس امر کو تسلیم کرتا ہوں کہ جناب مسیح مذہب محبت کو بھی دنیا میں لائے صفحہ ۱۴۱۔ جناب مسیح کی تعلیم وقت کے مناسب حال تھی صفحہ ۱۵۲۔ انسان میں ایک اور بھی تڑپ ہے وہ چاہتا ہے کہ اس میں خدائی رنگ پیدا ہو جائے۔ اسی خواہش نے بعض ربانی رنگ میں رنگین انسانوں کو عام نگاہ میں خدا کر دکھایا۔ عیسیٰ۔ عزیر (عزرا) کرشن۔ رامچندر۔ زرتشت اسی لئے اللہ اور ابن اللہ کہلائے۔ اسلام کی رو سے بھی نفس ناطقہ کی تکمیل کا مقام یہی ہے یعنے جب انسان سے اخلاق خداوندی سرزد ہوں۔ حدیث نبوی کے الفاظ تخلقوا باخلاق اللہ بھی اسی کیطرف اشارہ ہے صفحہ ۱۷۱ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہم اپنی محبت مسیح علیہ السلام میں نصرانیوں سے کسی صورت میں کم نہیں ہیں صفحہ ۲۰ فی الجملہ ایک طرف عیسائی اور ایک طرف ہم۔ جب دونوں گروہ سیدنا مسیح سے محبت رکھتے ہیں۔ دونوں کی محبت کا نصب العین ایک ہی ہے تو پھر کیوں ہم میں فساد ہو۔ صفحہ ۱۱ اگر اسلام اور عیسائیت میں ایک قسم کا برادرانہ مفاہمہ ہو جائے اور اسلام میں ایسے مفاہمہ کے لئے بہت کچھ مواد موجود ہے صفحہ ۱۰"

آپ کے ولائتی اسلام کی مقبولیت

"اس جلسہ میں آکسفورڈ میں یہ بھی تسلیم کیا گیا کہ جناب مسیح کے علاوہ اس مذہب محبت کے معلم اور بھی ہیں خلا بدھ ان کا مذہب بھی مذہب محبت ہے البتہ ان بزرگوں کے نزدیک اسلام اس فہرست میں داخل نہیں ہو سکتا صفحہ ۴۴ دل کے بھید تو خدا ہی جانتا ہے لیکن بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بزرگ کلیسیا کو قائم رکھ کر اس کو کل متنازعہ تعلیم سے پاک کر دینا چاہتے ہیں یا بالفاظ دیگر یہ مشاہیر ملک کو عیسائی بھی دیکھنا چاہتے ہیں اور ہر ایک ایسی تعلیم کو جو صدیوں سے جناب مسیح کے نام سے وہی جاری ہے اسکو لوگوں کے دل سے نکالکر اس کی جگہ کوئی نئی تعلیم ڈالنا چاہتے ہیں یہ تعلیم تو یقیناً اسلام ہی ہوگی لیکن وہ مسلمان کہلانا نہیں چاہتے صفحہ ۱۶"

یورپی مسیحیت کے خلاف آپ ملاحدین یورپ کے زمرہ میں

ایوس اور شکست خوردہ مخالف تنکوں کے سہارے تلاش کیا کرتا ہے۔ خواجہ صاحب نے مسیحیت کے مقابل خوب میں شکست کھا کر اپنی کتاب کی تصنیف ملاحدین یورپ کے خیالات کی منت۔ ملاحدین یورپ کی فرانسیسی کانفرنس کے مشورے صفحہ ۷، مورخ گبن ملحد کی تاریخ کے سبق صفحہ ۱۵۵ اور سن گالڈ کی روئتیں صفحہ ۴۹ بعل کی حکایت کا اثر صفحہ ۹۰ پیگن گرالسٹس کے کشف صفحہ ۷۰ تک اور کعبہ شریف کی دیواروں کے سایہ کا اثر صفحہ ۳۔ یہ وہ مصالح ہے جو کتاب زیر نظر تحریر کرنے میں استعمال کیا گیا ہے اس مصالح میں خواجہ صاحب کی طبیعت میں اقوام یورپ کی ٹڑکی سے بدسلوکی کا زہر بھی کثیر شامل تھا صفحہ ۹۵ ان تمام ملحدانہ تجربیات کا استعمال کر کے نتیجہ آپ نے یہ

دنیا کے روبرو پیش کیا ہے کہ مسیحیت کے تمام عقائد بت پرست مذاہب سے اخذ شدہ ہیں۔

ہماری رائے

ینابیع المسیحیت ہرگز ینابیع المسیحیت نہیں۔ بلکہ ینابیع الکلیت ہے جس میں خواجہ صاحب نے مسیحیت کے مخالفین کی بد فہمیوں پر خود متخالف و متضاد خیالات کی حاشیہ آرائی کی ہے جس میں آپ نے اپنے قدیمی شکوک کی تائید ملاحدین یورپ کے خیالات سے کی ہے۔ آپ مسیحیت اور کلیسیا اور مسیحی عقائد کے باہمی فرق کو بالکل نہیں سمجھے ہیں۔ نہ آپ نے مسیحیت کے ینابیع کی خود تحقیق فرمائی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کتاب نے اپنی یورپی مشن کی ناکامی کو چھپانے کے لئے ملاحدین یورپ کی تصنیفات سے اس لئے کام لیا ہے کہ وہ ہند میں مسیحیت کو بدنام کر کے عزت کے ساتھ قبول کیا جائے۔ کسی خواندہ مسیحی کے لئے اس میں کوئی نئی بات پائی نہیں جاتی ہے۔

کتاب کی لکھائی چھپائی وغیرہ

کتاب زیر نظر نہایت عمدہ کاغذ پر جلی قلم کے خط سے شائع کی گئی ہے۔ ضخامت دو سو صفحہ کے قریب ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ رکھی گئی ہے جو زیادہ ہے۔ مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور سے مل سکتی ہے۔

واشنگٹن میں انقلاب چار سو آدمی ہلاک

واشنگٹن کا تار ہے کہ ریو نیرو سل رپورٹ مظہر ہے کہ دس گھنٹے کی سخت لڑائی کے بعد گورنمنٹ نے ان انقلاب پسندوں کو شکست دی جس میں وہ چار سو کے قریب مارے گئے۔ اور پانچ سو پکڑے گئے۔ گرفتار شدہ اشخاص میں کئی ایک سردار بھی شامل ہیں۔ نیز مویشی اور بہت سے ہتھیار اور بارود بھی گورنمنٹ کے ہاتھ لگے۔

(عام)

تحقیق الاسلام

ہم ذیل میں تحقیق الاسلام کی بابت چودھری غلام حسین صاحب کے خیالات پیش کرتے ہیں۔ تحقیق الاسلام کی بابت اس قدر اور عرض کرتا ہے کہ اس کتاب کی طبع ثانی کا پہلا حصہ **حقیقت الاسلام** بھی بالکل تیار ہو چکا ہے۔ جن صاحبان کو اس کی ضرورت ہو ہم سے منگوا سکتے ہیں۔ یہ مستند اڈیشن ہے۔ ضخامت ۱۹۰ صفحہ کی ہے اور قیمت صرف ۱؎ بغیر محصول ڈاک ہے۔ ایڈیٹر

انگلستان کا زندہ جاوید شاعر ملٹن کہتا ہے کہ:—

"عمدہ کتاب حیات ہی نہیں، ایک غیر فانی چیز ہے"

اس قول میں بلا شبہ کوئی مبالغہ نہیں۔ واقعی عمدہ کتاب نہ صرف خود ہی غیر فانی بلکہ اپنے مصنف کو جس موضوع پر لکھی گئی ہے اور پڑھنے والوں کو بھی غیر فانی بنا دیتی ہے۔

اسلامی ہند کے مشہور فرشتہ تعلیم سر سید احمد خاں نے ایک دفعہ مسلمان مصنفوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایسی کتابیں لکھو جو کتب خانے کی زینت نہیں یا ہلدی مرچ مصالحہ کی پڑیاں باندھنے کے کام میں آئیں بلکہ تمہاری تصنیفیں الماریوں میں چوٹی کی جگہ حاصل کریں۔

مسیحی ہند اپنے مایۂ ناز فرزند اور وحید العصر محقق جناب پادری غلام مسیح مدظلہ پر جتنا بھی فخر کرے کم ہے کہ آج انہیں کے جادو نگار قلم سے ایک نادر روزگار تصنیف **تحقیق الاسلام** چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ہمیں یہ کتاب دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ بڑے غور سے پڑھا۔ مضامین کی تحقیقات کر ڈالی۔ آیات قرآنی کو اچھی طرح مطالعہ کیا۔ حدیثوں کی جانچ پڑتال کی۔ عربی ترجمے پر تنقید کیا۔ تاریخی واقعات کی چھان بین کی تو ہماری حیرانگی کی کوئی انتہا نہ رہی اور ہم نے بے اختیار اپنے ایک دوست سے کہا کہ یہ کتاب کسی غیبی طاقت کی مدد سے لکھی گئی ہے۔

فاضل مصنف نے اپنی اس غیر فانی تصنیف میں اس معرکۃ الآرا مسئلہ کو بدلائل ثابت کیا ہے کہ ریگستان عرب کے فرزند اعظم نے دنیا کے سامنے کوئی نیا مذہب پیش نہیں کیا بلکہ ادیان سلف کی تجدید ہے اور قرآن کے بے بدل الفاظ میں علی الاعلان بیان کرتے ہوئے اس عجیب و غریب اور اہم حقیقت کا انکشاف کر دیا کہ حقیقی اسلام عیسائیت ہے اور عیسائیت حقیقی اسلام ہے۔ بانی اسلام کی زبان سے یہ ثابت کر دکھایا کہ اس کے عقائد ایک راسخ الاعتقاد مسیحی کے عقائد تھے۔

دین محمدی (حقیقی اسلام نہیں) کے دلدادہ خواہ ہزاروں جدت طرازیوں اور لاطائل تاویلوں سے اس حقیقت کو روپوش کرنا چاہیں مگر دیکھنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔

فاضل مصنف نے اپنے دعووں کے ثبوت میں وہ زبردست دلائل اور پر زور براہین پیش کی ہیں کہ اسلامی ہند کو مبہوت بنا دیا جس مذہبی رنگ میں محققین اہل کتاب کے سامنے یہ عدیم المثال تصنیف لائی گئی ہے وہ بلا شک و شبہ اس مہتم بالشان موضوع پر حاوی ہے۔ طرز استدلال ایسا اعلیٰ ارفع و اکمل اور بے نظیر ہے کہ رہتی دنیا تک اس غیر فانی تصنیف کی تردید غیر ممکن ہے ہمیں کامل یقین ہے کہ **تحقیق الاسلام** ہزاروں گم گشتہ منزل کی توقع سے زیادہ رہنمائی کرے گی اور تعصب کی ناقابل عبور خلیج کو ہموار کر کے حقیقی اسلام و عیسائیت میں موانست و اتحاد کا باب کھول دے گی جس کی مدد سے مستقبل قریب حسب دلخواہ کامیابی کی امید یقینی ہے۔

وصاحب البیت ادری بما فیہا کے مشہور مقولے کے مطابق جناب پادری صاحب نے اپنا مقدس ترین فرض ادا کرتے ہوئے اپنی عمر بھر کی کمائی اور تیس چالیس سال محققانہ تحقیق و جستجو کا گلدستہ قوم کی نذر کیا ہے۔

تحقیق الاسلام کے پڑھنے کے بعد بھی اگر



کوئی اس سے متاثر ہو تو اُسے چاہیئے کہ وہ خدا سے خشوع وخضوع کے ساتھ دعا مانگے کہ خدا اس کے حال پر رحم کرے۔

اے حاملان بائبل۔ فاضل مصنف اپنا فرض ادا کر چکے اب آپ کا اولین فرض یہ ہے کہ اس بزرگ بے ریا کے عمر بھر کی دماغ سوزی کی قدر کرتے ہوئے اس کی عظیم الشان تصنیف کا اسلامی ہند سے تعارف کرائیں اور ہرایک لکھے پڑھے مسلمان کے ہاتھ میں تحقیق الاسلام کا ایک ایک نسخہ پہنچائیں ہم ان پادری صاحبان سے جو مسلمان بھائیوں میں تبلیغ کے کام پر مامور ہیں۔ پرزور سفارش کرتے ہیں کہ اپنے اپنے حلقۂ اثر میں اس گنج شائگان کی جس قدر بھی اشاعت کریں کم ہے۔

ہمارے نزدیک عمدہ اور احسن تجویز یہ ہے کہ بشارت انجیل کے پُرخار رستے میں جو جو رکاوٹیں سدّ راہ ہوا کرتی ہیں اُن کا تحقیق الاسلام کی لاریب تعلیم سے قلع قمع کیا جائے اور پھر بلا کھٹکا انجیل سنائی جائے تو کامیابی قدم چومیگی ہمیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ تحقیق الاسلام کا دوسرا ایڈیشن مفید اضافہ کے ساتھ عنقریب بہت جلد ہی چھپ کر قدر دان ہاتھوں میں ہوگا۔ چونکہ دوسرا ایڈیشن بہت کم تعداد میں شائع ہوگا اس لئے ہم درخواست کرتے ہیں کہ حتی الامکان جلدی درخواست خریداری کیجیے۔ ایسا نہ ہو کہ تیسرے ایڈیشن کا انتظار کھینچنا پڑے

ہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ مذکورہ بالا سطور ہمارے اُس مضمون کے چند تمہیدی جملے ہیں جو عنقریب ہم سپرد قلم کرنے والے ہیں۔ جس میں ہم نظائر و دلائل سے یہ ثابت کر کے دکھائینگے کہ مسلمانوں میں تبلیغ عیسائیت کے لئے سینکڑوں مشنری ایک طرف اور تحقیق الاسلام ایک طرف"۔

اخیر پر ہم فاضل مصنف کا صد دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور مبارکباد عرض کرتے ہوئے گذارش کرتے ہیں کہ تحقیق الاسلام حیات ہی ایک غیر فانی چیز ہے۔

حاجی چوہدری غلام حیدر (ایم۔ آر۔ اے۔ ایس) لنڈن
سابق عربی ترجمان فیلڈ مارشل لارڈ ایلنبی۔
رکن سلطانیہ عربک لٹریری سوسائٹی قاہرہ۔ مصر

شذرات

(از قلم چوہدری غلام حیدر)

بہت برس نہیں گذریں۔ آل انڈیا مسلم لیڈیز کانفرنس کا سالانہ اجلاس لاہور میں زیر صدارت جناب بیگم صاحب آنریبل خان بہادر جسٹس شاہ دین منعقد ہوا۔ کثرت سے ریزولیوشن پاس ہوئے ایک بی بی نے تعداد ازدواج کے خلاف تحریک پیش کی اور اپنی تحریک کی تائید میں نہایت مدلل اور مؤثر تقریر کرتے ہوئے تمام مسلمان ماؤں سے درخواست کی کہ آیندہ کوئی ماں اپنی بیٹی کسی ایسے مرد کے حبالۂ عقد میں نہ دیں جسکی پہلے بیوی موجود ہو۔ یہ مفید تحریک کثرت رائے سے پاس ہوگئی۔ تو ایک چھوٹی لڑکی اپنی کرسی سے اُٹھی اور تمام بیبیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگی "میں بہت خوش ہوں کہ آیندہ اس پر عمل پیرا ہونگی اور میں اپنی پیاری گڑیا کی شادی کسی ایسے گڈے سے ہرگز نہیں کرنے کی جسکی پہلے گڑیا موجود ہو" یہ سنتے ہی تمام بیبیاں بے ساختہ تحسین وآفرین پکار اٹھیں۔

اس کانفرنس کی کارروائی مسلم پریس میں چھپکر شائع ہوگئی۔ یونیورسٹیوں کے بعض فارغ التحصیل مسلم حضرات بہت خوش ہوئے۔ مگر مولوی صاحبان بہت بھنّائے۔ اچھلے۔ کودے۔ مسجدوں کے حجروں میں انقلاب آگیا۔ ندوہ میں طوفان برپا ہوگیا۔ دیوبند کے مینے شہید ہوگئے۔ مقدس قادیان کی آسمانی حکومت جوش میں آگئی تکفیر میں تسلیں توڑدیں۔ دوائیں چھوڑدیں۔ لاحول ولاقوۃ۔

مسلمانوں بہوش کردہ تعلیم نے مستورات کے خیالات میں تغیر پیدا کر دیا۔ جاگو بیبیاں قرآن کریم کے خلاف ریزولیوشن پاس کرتی ہیں۔ ابھی یہ ہوگیا وہ ہوگیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو بہ توبہ بڑی مشکل سے ملا ازم کا جوش فرو ہوا ورنہ خدا جانے کیا ہوتا۔

امسال آل انڈیا مسلم لیڈیز کانفرنس کا اجلاس علیگڈھ میں ۲۹ دسمبر کو جناب بیگم صاحبہ ممتاز یار جنگ (حیدرآباد) کی صدارت میں منعقد ہوا۔ دور دور سے خواتین اجلاس میں شرکت کی غرض سے تشریف لائیں مختلف تعلیمی اور تمدنی مسائل پر بحث تمحیص ہوئی بکثرت قراردادیں منظور کی گئیں۔ اور نہایت عاجزی بکمال الحاح سے مردوں سے اپیل کی گئی کہ خدا کے لئے "اصلاح تمدن" کی خاطر ایک وقت میں ایک سے زیادہ شادی نہ کریں۔

یہ درد بھری اپیل اخبارات میں چھپ گئی۔ مگر مولوی صاحبان نے امسال اس چیخ وپکار کی طرف توجہ مبذول نہیں فرمائی۔ کیونکہ فرصت کا قحط ہے۔ خلافت کے جھگڑے جزیرۃ العرب کے مخمصے۔ مکانوں کی فکر۔ شہروطانند کا مقابلہ سنگھٹن کا ڈر۔ مہاسبھا کا خوف۔ سوراج کی دھن۔ لیکن پھر بھی امید ہے کہ کسی نہ کسی حجرے سے تکفیر کی صدا ضرور بلند ہوگی۔ کیونکہ مسلم خواتین نے خواہ کتنی ہی نیک نیتی سے نسوانی جذبات کی خاطر "اصلاح تمدن" کے لئے تعداد ازدواج کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہو۔ مگر یہ بھی قرآن کریم پر خوفناک حملہ ہے جسکی روک تھام خلافت سے زیادہ ضروری اور سوراج سے زیادہ اہم ہے۔

یہ تو ہندی مسلم خواتین کی آہیں اور فریادیں تھیں جو تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ فلسفہ قرآن پر عبور حاصل نہیں۔ عربی نکات سمجھنے سے کما حقہٗ قاصر اور عاجز ہیں۔ لیکن مصری بہنیں جنکی وسعت علمی مسلّمہ ہو قرآن شریف کو ندوہ۔ دیوبند اور قادیان کے علماء سے

کہیں زیادہ سمجھتی ہیں۔ ۷ دسمبر ۱۹۲۲ء کو شوکت آفندی عمر کے محل واقع شارع قصر نیل قاہرہ میں جمع ہوتی ہیں اور تعدد ازدواج کے خلاف دھواں دھار تقریریں کرتی ہیں نسوانی حقوق کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کرتی ہیں

ایک بی بی (بیگم ستیدہ سوادہ آفندی) فرماتی ہیں۔ بہنوں تیرہ سو برس سے ہمارے جذبات کا خون ہو رہا ہے مرد ہمیں آیات قرآنی کی دھمکی دیتے ہیں اور شرط انصاف کی آڑ میں انصاف کا خون کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ہر گوشے میں نسوانی جذبات کا قہر مسلمانوں پر نازل ہو رہا ہے۔ شرط انصاف غیر ممکن ہے۔ خود آنحضرت انصاف نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت پڑی تھی اور ہم نے کونسا گناہ کیا تھا کہ مرد تو چار چار بیویاں کر سکیں اور افسوس ہمیں دو شوہر کرنے کی اجازت نہ ہو جس زمانے میں تعدد ازدواج کی ضرورت تھی اُس وقت آدم کو ایک ہی حوا دی گئی۔

دوسری (عذرا خانم) فرماتی ہیں۔ فرقہ ذکور بڑا ہی خود غرض ہے۔ ان کو نہ خدا کا خوف نہ رسول کا ڈر۔ ہم کمزور ہیں۔ ناتوان ہیں۔ ہم پر طرح طرح کے ظلم اور سختیاں کی جاتی ہیں۔ طوقِ لعنت کی طرح پردہ سوہانِ روح ہو رہا ہے۔ ہماری حیثیت کوئیں میں مینڈک سے زیادہ نہیں۔ سفر و حضر میں بستر سے زیادہ ہماری آزادی نہیں اللہ تعالیٰ نے در اصل ایک عورت کو بشرط انصاف چار چار شوہر کرنے کی اجازت دی تھی۔ آیت قرآنی کو مردوں نے توڑ موڑ کر اپنے ڈھب کا بنا لیا۔ ہمارے تمام حقوق بے رحمی سے پامال کئے گئے۔ لیکن اب وقت آگیا ہے کہ مردوں کو جتا دیں کہ آئندہ وہ ایسی خوفناک اور ناقابل معافی غلطی اور گناہ کبیرہ سے باز رہیں۔ اگر مرد کچھ شنوائی نہ کریں تو انہیں بائیکاٹ کر دو۔ دیکھیو تو تین ہی دن میں سیدھے ہو کر راہ راست پر آتے ہیں کہ نہیں۔

واہ۔ واہ۔ کیا گنگا کی لہریں۔ کیا نیل کی موجیں۔ اگر خدانخواستہ یہی باتیں خاک ہند میں کسی مسلم خاتون کے منہ سے نکلتیں تو قیامت ہی آجاتی۔ مگر وہ مصر ہے جہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ:۔

"مذہب انسان کے لئے بنایا گیا ہے۔ انسان مذہب کے لئے نہیں بنایا گیا"

لیکن غیر ممکن تھا کہ مصری خواتین کی آہ و زاری کا کوئی اثر نہ ہوتا مصر کوئی ہندوستان تھوڑا ہی تھا کہ کفر کے فتوے عائد ہوتے۔ زمانہ بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے جو لوگ رفتار زمانہ اور قانون قدرت سے سبق حاصل نہیں کریں گے وہ خود بخود زمانے کے ہاتھوں پس جائیں گے۔

رہنمایاں مصر نے جذبات نسوانی کی قدر کرتے ہوئے تیرہ سو برس کی پرانی غلطی کو محسوس کیا اور بکمال غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ اگر جلد سے جلد تدارک نہ کیا گیا تو نتیجہ اچھا نہیں ہوگا چنانچہ گذشتہ ہفتہ کی مصری ڈاک سے ہمیں یہ معلوم کر کے بے انتہا مسرت ہوئی کہ مصر کے قوم پرست ایک ایسا قانون عائلہ تیار کر رہے ہیں کہ تعدد ازدواج کی روک تھام ہو سکے اور قرآن کریم کی آیت پر بھی حرف نہ آئے۔ اس قانون کی صورت یہ ہوگی کہ ہر عورت شادی کے وقت اپنے شوہر سے ایک اقرار نامہ لکھوائے کہ وہ دوسری بیوی ہرگز نہیں کر سکتا۔ اگر شوہر اس غلطی کا مرتکب ہوگا تو اس کا دوسرا نکاح فسخ سمجھا جائیگا اور پہلی بیوی کو اختیار ہوگا کہ اپنے شوہر کے خلاف اقرار نامہ توڑنے کے جرم میں قانونی کارروائی کرے۔ اگرچہ یہ کوئی بہت عمدہ قانون نہیں مگر ایں ہم غنیمت است۔ واقعات کو دیکھ کر آئندہ کے متعلق پیشگوئی کی جاسکتی ہے کہ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں کہ تعدد ازدواج کا جنازہ مصری خواتین دریائی نیل کی موجوں کی نذر کر کے قاہرہ مصر کی نوبا پارک میں خوشی کے شادیانے بجائینگی۔

اخیر پر ہم تعدد ازدواج کے حامیوں کی خدمت میں اس قدر گذارش کیا چاہتے ہیں کہ وہ جرمنی کے مشہور ڈاکٹر ای ہنرک ۔ کچ ۔ کی غیر فانی تصنیف

The Sexual Life of Woman

ضرور پڑھیں اور دیکھیں کہ ڈاکٹر کچ نے کس خوبی کے ساتھ اس سنگلاخ مضمون کو پانی کی طرح بہا دیا۔ یہ کتاب **Science of Sex** پر قطعی اور آخری تصنیف ہے۔

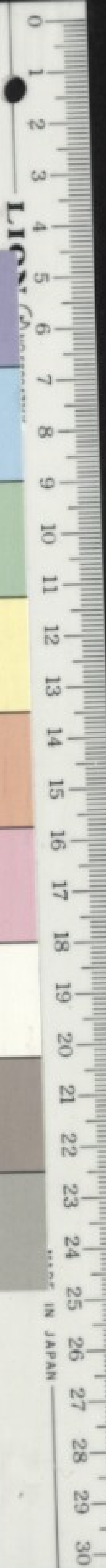
کتاب دراصل جرمن زبان میں ہے۔ مگر انگریزی میں ترجمہ ہو گیا ہے۔ ہماری خواہش تھی کہ اس کتاب کا اقتباس نورافشاں کی وساطت سے اسلامی ہند تک پہنچائے مگر افسوس حکومت وقت نے ہمیں اجازت نہیں دی۔ کیونکہ قانوناً یہ کتاب سوائے میڈیکل ڈاکٹروں کے دوسرا کوئی خرید سکتا ہے نہ پڑھ سکتا ہے نہ رکھ سکتا ہے مولوی صاحبان مسلم ڈاکٹروں کو مدد دے سکتے ہیں یہ کتاب پچیس شلنگ کو ذیل کے پتے سے مل سکتی ہے۔

Messrs W+G. Foyle Ltd. 121-125. Charing Cross Rd. London W.C. 2.

کوئی صاحب جو ڈاکٹر نہ ہوں۔ کتاب خریدنے کی تکلیف گوارا نہ کریں۔

تعدد ازدواج کے حامی **The Sexual Life of Woman** کو پڑھ کر جس نتیجہ پر پہنچیں اُس کے سننے کے ہم بھی خواہشمند ہیں۔

سوراج پارٹی نے ۳ فروری کو ہندوستانی کونسلوں کے تمام آزاد اور لبرل ممبروں کو بغرض غور وخوض دہلی میں مدعو کیا ہے۔



مرزائیوں میں یہودا اسکریوطی

جب ہم مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ مثیل مسیح کو پڑھا کرتے تھے تو اُس میں ایک بات کی کمی نظر آتی تھی وہ یہ کہ مسیح کے شاگردوں میں سے ایک یہودا اسکریوطی تھا جس نے ۳۰ روپیہ کے عوض مسیح کو دشمنوں کے حوالے کر دیا تھا لیکن جب تک جناب مرزا کے شاگردان رشید میں سے بھی ایک یہودا اسکریوطی کا مثیل نہ ہو۔ دعویٰ مثیل مسیح غیر مکمل رہ جاتا ہے۔ بارہا سوچا۔ مگر کسی ایک صاحب کو اس وصف سے متصف نہ پایا۔ کبھی دل میں مولوی چراغ الدین جمونی۔ کبھی ڈاکٹر عبدالحکیم اور کبھی کسی اور شخص کا نام آتا مگر کوئی فیصلہ کن نتیجہ اخذ نہ ہو سکتا تھا۔ اور قیاسات پر ایقان کی بنا رکھنا فضول تھا۔

مگر الفضل قادیان کے دل و جان سے شکر گذار ہیں کہ اُس نے اس پردہ کو آہستہ آہستہ اُٹھانا شروع کر دیا چنانچہ گذشتہ چند ماہ کی اشاعتوں میں اس نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ احمدیت کے سب سے بڑے دشمن خواجہ کمال الدین صاحب ہیں۔ کیونکہ وہ ولایت میں مرزا صاحب کا نام لینا سم قاتل قرار دیتے ہیں یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ حقیقی مرزائیت کے خلاف لاہوری پارٹی کے مبلغ خواجہ صاحب ممدوح الصدر کو مصروف پاکر قادیانی فرقہ کو فکر پڑی اور انہوں نے بھی مقابل میں اپنا نمایندہ ولایت میں بھیج دیا۔ ورنہ ایک ہی جگہ میں دو مختلف العقائد و باہمہ گر برسر پیکار فرقوں کے جدا جدا مبلغوں کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی یہی حال برلن ملک جرمنی میں بھی ہے۔ یوں تو لاہوری جماعت مرزا صاحب کے نام لینے کو سم قاتل نہ جانتی ہوئی خواجہ صاحب کی حکمت عمل کی ہمیشہ مذمت کرتی ہی رہتی تھی۔ مگر اب تو قادیانی فرقہ نے اشاروں سے گذر کر بالصراحت بتا دیا کہ

یہودا اسکریوطی کون ہے

کیا لطف کہ غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے

چنانچہ الفضل نے اپنی اشاعت مجریہ ۵ جنوری میں مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کے قلم سے نکلا ہوا ایک مضمون "بلاد غربیہ میں تبلیغ" کے عنوان سے درج کیا ہے جس میں مولوی صاحب پہلے اپنے طرز تبلیغ اور موقعہ بموقعہ مرزا صاحب کا ذکر کر دینے کا بیان حوالہ قلم کرتے ہوئے لکھتے ہیں اور واہ کیا ہی بجا فرماتے ہیں کہ

"سلسلہ کا سب سے بڑا دشمن"

"ممالک غربیہ میں جس شخص نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے پاک اور مبارک مشن کو نقصان پہنچایا۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور تمام پاک باز انسانوں کے سامنے اس جرم کا مجرم ہے وہ خواجہ کمال الدین ہے مولوی محمد احسن صاحب نے جب ان کا نام "مسیح الدجال" رکھا تھا اور جب مولوی محمد علی صاحب نے ان کو پولوس ثانی کہا تھا۔ تو یہ ہر دو صاحبان حق کہہ رہے تھے۔ مگر اصل نام جو اس شخص کے لئے تجویز ہو سکتا ہے اور جو میں بلا خوف و خطر ایمان و اتقان سے استعمال کر سکتا ہوں وہ "یہودا اسکریوطی" ہے۔ آہ کفران نعمت! آہ محبت دنیا! خدا کے جری اللہ تمام انبیا کی پوشاک پہننے والے مسیح (مرزا صاحب) کو ایک شخص نے انسانوں کی نقدی کے لئے چھوڑ دیا۔ اور قادیان کے تعلق سے ہی انکار کر دیا۔ بلکہ اپنے اسلامک ریویو میں صاف لکھ دیا کہ

"ایک غیر معلوم مرزا غلام احمد"

اگر مولوی عبدالرحیم صاحب نے اپنے تجربہ کی صحت پر خواجہ صاحب کو "یہودا اسکریوطی" کا مثیل بنایا تو ہماری طرف سے لبیک ہے۔

جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری پارٹی کے امیر نے ابھی چند روز ہوئے اپنی تقریر بموقعہ جلسہ سالانہ میں کہا تھا کہ اسلام کو جب کبھی نقصان پہنچا مسلمانوں ہی کے ہاتھوں سے پہنچا ہے۔ ویسے ہی خدائے قادر و غیور کے قائم کردہ دین مسیحیت کے خلاف جو جد و جہد مرزا صاحب نے جاری کی تھی آج اُس کے ہی مریدوں کے ہاتھوں وہ ضرب پہنچ رہی ہے جو کہ زمانہ مستقبل قریب میں صفحہ دنیا سے ناپید کر دیگی۔ ابھی جبکہ مسیحیت کے خلاف ولایت میں احمدیت کی آواز بلند ہو کر نکلی ہی نہ تھی مرزا صاحب کا یہودا اسکریوطی بھی پہنچا اور سلسلہ احمدیت کا سب سے بڑا دشمن اُن کے پاک مشن کو نقصان پہنچانے لگ گیا۔ احمدی دوستو کیا یہ صلیب کا معجزہ نہیں ہے؟ مسیح نے کہا ہے کہ اگر کوئی آپ اپنا دشمن ہو جائے تو قائم نہیں رہ سکتا۔

خواجہ صاحب کو ابھی مسیحیت کی تثلیث سے رہائی نہ ملی تھی کہ گھر کی تثلیث گلے کا ہار ہو گئی۔ جس کے تین اقانیم "مسیح الدجال" "پولوس ثانی" اور "یہودا اسکریوطی" ہیں۔ واہ مرحبا۔

انجیل میں لکھا ہے کہ جب اس کے پکڑوانے والے یہودا نے یہ دیکھا کہ وہ مجرم ٹھہرایا گیا تو پچھتایا۔ اور وہ "تیس روپے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس پھیر لایا اور کہا میں نے گناہ کیا کہ بے قصور کو قتل کے لئے پکڑوایا۔ وہ بولے ہمیں کیا؟ تو جان۔ اور وہ روپوں کو مقدس میں پھینک کر چلا گیا۔ اور جا کر اپنے آپ کو پھانسی دی۔ سردار کاہنوں نے روپے لیکر کہا۔ انہیں ہیکل کے خزانے میں ڈالنا روا نہیں۔ کیونکہ خون کی قیمت ہے۔ پس انہوں نے صلاح کر کے ان روپوں سے کمہار کا کھیت پردیسیوں کے دفن کے لئے خریدا۔ اس سبب سے وہ کھیت آج تک خون کا کھیت کہلاتا ہے۔" انجیل متی ۲۷: ۳-۱۰

ہمیں سخت افسوس ہے کہ احمدی اصحاب انجیل کے مقام مذکورہ کو خواجہ صاحب پر چسپاں کرتے ہیں۔ جب خواجہ صاحب اُن کی ہاں میں ہاں ملاتے تھے تب تو وہ پائنیر مشنری ہونے کے لائق تھے۔ تب "مرزا صاحب

کی پیشینگوئیوں کی تکمیل کرنے والے تھے۔ جب خواجہ صاحب اسلام کی منادی کرنے لگے تو وہ یہود اسکریوطی بن گئے۔ کیا یہی اسلام کی محبت و غیرت ہے۔ کہ اب خواجہ صاحب کو یہود اسکریوطی بنایا جاتا ہے! ہمیں الفضل پر سخت شکایت ہے کہ وہ بندگان خدا کو اس طور سے یاد کرتا ہے۔ شاید مرزائیت کو یہود اسکریوطی کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے پھر حضرات پیشتر مرزا صاحب پر صادق ہونیکا فتویٰ تو قائم کرو۔

فان

سگرٹ کی عادت اور اُسکا علاج

انسان کی زندگی کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں۔ یہی لوازمات میں داخل ہیں یعنی صاف ہوا صاف غذا۔ صاف پانی اور ورزش۔ البتہ لباس اور مکان رہایش کو بھی ان لوازمات میں شمار کر کے چھ تک شمار بڑھا سکتے ہیں لیکن اوائل زمانوں سے یہ بُری عادت بھی چلی آئی ہے کہ ایسی اشیاء کو استعمال کریں جن کا اس کے سوا اور کچھ فائدہ نہیں کہ وہ غیر طبعی نشہ پیدا کریں۔

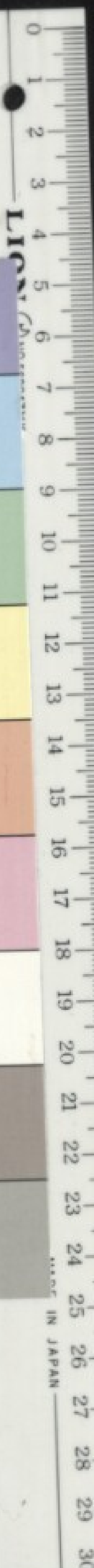
ایسٹ انڈیز کے لوگوں میں قدیم زمانوں سے سُن کا سست استعمال ہوتا رہا۔ یہ ست شاید کوکین یا ہیروئن کے سارے نشوں سے مضر ہے۔ سیلون میں پان کھانے کا دستور ہے۔ مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ تر پان کھاتی ہیں۔ یہ عادت بھی بہت نفرت انگیز اور نقصان دہ ہے تمباکو کا استعمال ساری قوموں میں پایا جاتا ہے۔ وحشی لوگوں سے لیکر اعلیٰ مہذب قوموں تک۔ ایک زمانہ تھا جب تمباکو نوشی انگلستان میں عام تھی۔ عورتیں بھی تمباکو پیا کرتی تھیں۔ ملکہ الزبتھ کا زمانہ خاصکر تمباکو نوشی کا زمانہ تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ لوگوں نے محسوس . . . کیا کہ یہ تو عوام کو ضرر رساں ہے اور عام رائے اس کے بند کرنے پر تل گئی اور تمباکو نوشی کو لوگ شہدوں کی عادت سمجھنے لگے۔ ایک زمانہ آیا کہ ڈاکٹر جانسن یہ کہہ سکتے تھے کہ تمباکو نوشی بند ہوگئی! یہی ایک تاریخی واقعہ ہو کہ جن لوگوں نے اس عادت کو چھوڑا ان میں دس میں سے نونے نسوار کا استعمال شروع کر دیا۔ یہ رواج فرنچ سوسائٹی سے شروع ہوا اور انگلستان میں یہ رواج ہو گیا۔ ستر سال گذرے کہ انگلستان کی متحدہ سلطنت میں کم از کم آدھے لوگ مرد و زن غریب و امیر نسوار لینے کے عادی تھے۔ ہم کو یہ بھی معلوم ہے کہ اٹھارھویں صدی کی سوسائٹی کے اخلاق کا زوال ایسی عادت کے ذریعہ سے شروع ہوا۔ ہر جگہ سوسائٹی کی عیاشی اور زرق برق کا تعلق اسی عادت سے تھا۔ لیکن ایک وقت آیا جب اس عادت کی خرابیاں تمباکو نوشی کے بدرواج کی طرح آشکارا ہو گئیں اور برطانیہ کلاں میں ایک نئی اصلاح کا دور دورہ ہوا۔ تمباکو نوشی کے بعد نسوار سونگھنے کا زمانہ بھی ختم ہو گیا۔ اب سگرٹ نے اپنا سکہ جمانا شروع کر دیا اور دودکشی کا آغاز ہوا۔ ۱۸۵۷ء کے قریب سگرٹ کا رواج انگلستان میں جاری ہوا۔ جنگ کریمیا کے دوران میں انگریز سپاہیوں کو فرنچ اور ہسپانی سپاہیوں سے میل جول کا اتفاق پڑا اور مرض متعدی کی طرح سگرٹ نوشی نے اُن کو مبتلا کر لیا۔ جب یہ سپاہی جنگ سے اپنے ملک کو واپس گئے تو بہادروں کی دیکھا دیکھی انگریز نوجوان بھی اس مرض متعدی میں گرفتار ہو گئے اور اُن کی تقلید میں ڈاڑھی بڑھانے اور سگرٹ پینے میں سرگرم ہو گئے۔ برسوں سے اہل برطانیہ اس عادت کو ایک خوفناک دشمن سمجھتے ہیں۔ یہ مرض نوجوانوں کا خون چوس رہا ہے اور صلح و جنگ دونوں کے لئے ان کو ناکارہ بنا رہی ہے۔ عورتوں میں بھی یہ مرض عام ہو گیا ہے ایام جنگ میں اور جنگ کے بعد سے سگرٹ اس قدر خرچ ہونے لگے ہیں کہ الاماں۔ انگلستان نے اس خطرے کو محسوس تو کر لیا لیکن ابھی تک اس کے روکنے کا علاج اُسے نہیں سوجھا۔

امریکہ میں پچاس سال سے سگرٹ کا رواج ہوا۔ اس وقت سے لیکر ہر دیگر رواج پر یہ سبقت لے گیا۔ اور اہلِ امریکہ میں آج تقریباً یہ عالمگیر رواج ہے۔ ابھی بچے دس سال کے نہیں ہوتے کہ منہ میں سگرٹ دھر لیتے ہیں اکثر امیر خاندانوں میں عورتیں اس کی مُریدیں ہیں۔ پچاس سال پہلے یہ عورتیں تمباکو کی عادی تھیں۔ لیکن اس عادت کی بجائے اب سگرٹ کی عادت میں مبتلا ہیں۔ یہ دھواں نہ صرف منہ میں جاتا ہے بلکہ پھیپھڑوں کے اندر داخل ہوتا ہے۔ اس لئے جو نقصان پہنچتا ہے وہ بھی بدتر ہے۔ اب پھر عوام الناس اس سے اُکتا رہے ہیں اور اس خطرے کو محسوس کر رہے ہیں اور امید ہے کہ برملا سوسائٹی میں سگرٹ کا استعمال موقوف ہو جائیگا۔

شراب خوری کے نقصانات اور اُسکی خرابیاں طشت از بام ہو چکی ہیں اور الکحل کے زہریلے اثرات کو ظاہر کرنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ قومیں اس کی ایسی قائل ہو چکی ہیں کہ اُنہوں نے اپنی آئندہ بہبودی کی خاطر یہ عزم بالجزم کر لیا ہے کہ شراب خوری بالکل بند ہو جائے۔ شراب خوری میں اس کا خاموش رفیق تمباکو ہے۔ سائنس کے لئے پورے طور سے یہ بتانا تو مشکل ہے کہ الکحل نے کس قدر نقصان کیا اور تمباکو نے کس قدر کیا۔ کیونکہ یہ دونوں اشیا میں دامن چولی کا ساتھ ہے۔ جتنا زیادہ کوئی شرابی ہے عموماً اُتنا ہی زیادہ تمباکو نوش ہے اور شرابیوں میں سے ۹۵ فیصدی لوگوں نے شراب خوری سے پیشتر تمباکو نوشی شروع کی۔ اور چونکہ وہ تمباکو نوشی کرتے تھے۔ اس لئے شراب بھی پینے لگے تمباکو پینے سے ایسی پیاس پیدا ہوئی ہے کہ شراب خانے میں جائے بغیر بجھتی نہیں۔ (باقی آئندہ)

ج۔ علی بخش۔

علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کا جلسہ کنووکیشن ۱۶ فروری کو منعقد ہوگا۔



خبریں

خوشی کی خبر ہے کہ بفضل خدا لاہور میں مسیحی لیکچروں کا انتظام کرنے والی مسیحی صاحبان کی ایک کمیٹی قائم ہو گئی ہے اس سال کمیٹی کی طرف سے ۲۱ مارچ سے ۵ اپریل تک فورمن کرسچن کالج ہال میں مسیحی لیکچر ہونگے۔ کمیٹی نے یو پی سے پادری سلطان محمد پال کو اور پروفیسر بی بی راہی صاحب کو مدعو فرمایا ہے۔ دیگر صاحبان پنجابی ہونگے۔ مضامین نہایت اہم منتخب کئے ہیں۔ امید ہے کہ پنجاب کے بہت سے مسیحی ان لیکچروں میں شامل ہو کر کثیر فوائد حاصل کرینگے۔ مسیحی دوستوں سے گذارش ہے کہ وہ لیکچر دینے والوں اور سننے والوں کے لئے دعا کرتے رہیں کہ سنانے والے پیغام کی قوت سے معمور ہوں اور سننے والے خیالات کی صداقت کے تابع ہوں۔

مسٹر کیدارناتھ منت کی طرف اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ اب تک سخت تکلیف اور حوائج جسمانی کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ بعض اصحاب نے نور افشاں کی اپیل کا جواب دیکر آپ کی مدد فرمائی ہے جن کے ہم شکر گذار ہیں۔ لیکن ہم ناظرین کو مطلع کرنا چاہتے ہیں کہ وہ ہنوز آپ کی ہمدردی کے سخت محتاج ہیں۔ جو صاحبان نور افشاں کے اس دیرینہ خادم کی امداد کر سکتے ہیں وہ پتہ ذیل پر روپیہ روانہ فرمائیں۔

مسٹر کیدارناتھ منت
محلہ کرشن گنج زیر الٰہی احاطہ ڈپٹی صاحب کانپور

اسی ہفتہ میں ڈاکٹر اے۔ ایم وہیری صاحب کی طرف سے خبر ملی ہے کہ آپ بفضل خدا راضی خوشی ہیں۔ سنڈے سکول ٹائمس کی ایک کاپی آپ کی طرف سے ملی ہے۔ (جس کے ایک مضمون (مسیح کب درجہل مسیحیوں میں سکونت پذیر ہو سکتا ہے) کو پڑھنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ہم انشاء اللہ آنے والے نمبروں میں اس کا خلاصہ شائع کرینگے۔

ایک صاحب کو اس بات کی شکایت ہوئی ہے کہ نور افشاں میں عشقیہ مضمون نکلتے ہیں۔ اپنی اپنی سمجھ کی بات ہے اگر ان مضامین جیسے عشقیہ مضامین جو اُ قلم کر کے معترض صاحب ہمارے پاس روانہ کر دیا کریں جن مضامین کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے تو ہم آپ کے مضامین کو نور افشاں میں ضرور شائع کرینگے شرط یہی ہے کہ معترض صاحب ایسے ہی مضامین تحریر فرمایا کریں۔

لنڈن ۲۲ جنوری کی خبر ہے کہ لارڈ چیمسفورڈ نے ڈالی لو سے وائرلیس کے ذریعہ لنڈن سٹیشن سے ایک کمیٹی کے قیام کے لئے ۲۵۰۰۰ پونڈ کے واسطے اپیل کرنے والے ہیں جو سلطنت انگلشیہ کی حدود سے کوڑھ کے مرض کو ہمیشہ کے لئے فنا کر دیگی۔ اس وقت سلطنت انگلشیہ کے حدود میں ۳۰۰۰۰۰ کوڑھی پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ۲۰۰۰۰۰ کوڑھی ہندوستان میں ہیں اور ۸۰۰۰ جنوبی افریقہ میں ہیں۔

اس ہولناک انسانی بیماری کا کامل علاج مل گیا ہے اب یہ کوشش کرنا باقی ہے کہ یہ معالجہ مذکورہ بالا تعداد کے کوڑھیوں تک پہنچے۔ پرنس آف ویلز اس ایسوسی ایشن کے پیٹرن ہو چکے ہیں۔ اس لئے ہندوستان کے تمام کوڑھیوں کو بشارت دی جاتی ہے کہ تمہاری شفا کا وقت آپہنچا ہے۔ خدا نے تمہاری گریہ وزاری سن لی دوائی پہنچنے کی دیر ہے۔

امریکہ کے مسٹر ایڈورڈ ڈباک نے لڑائیوں اور جنگوں کے ختم کرنے کے لئے سب سے بہتر تدبیر بتلانے والے کے لئے تین لاکھ روپیہ کا انعام مشتہر کیا۔

۲۲ سلطنتوں کے ۲۲۱۶۵ عقلاء اور فضلاء نے اس بارہ میں اپنی تجاویز ارسال کی ہیں۔ ان تجاویز کا مطالعہ کرنے اور بہترین تجویز قرار دینے کے لئے بہت سے فاضل لوگوں کی ایک جیوری مقرر کی گئی ہے یہ جیوری انعام کا فیصلہ ۱۰ فروری میں کر دیگی۔

کلکتہ میں علیپور کی سازش کے مقدمہ کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ اس مقدمہ میں سشن جج اور جیوری کے روبرو وعدہ معافی والے سرکاری گواہ نرتیا گوپال دت نے بیان کیا کہ میں پولیٹیکل طائفہ کے ساتوں ملزموں کو جانتا ہوں۔ سنتوش اس طائفہ کا سرکردہ تھا۔

۱۹۲۲ء میں برین نے میرا ان ملزموں سے تعارف کرایا۔ برین نے مجھ سے کہا کہ ملک کی بہتری کے لئے کوئی کام کرو میں نے کہا کہ میں کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ برین بابو نے کہا کہ برٹش قوم کو ہندوستان سے باہر نکالکر ہم کو ملک ہندوستان آزاد کرانا چاہئے اس کام کے لئے روپے کی ضرورت ہے۔ ملک میں ڈکیتی کرو ڈاکہ ڈالو تاکہ روپیہ حاصل ہو اور اس طرح برٹش قوم کو ملک سے باہر کرو۔ برین مجھ کو پھر سنتوش کے پاس لے گیا۔ اُس نے کہا کہ ہم ڈاکے ڈالینگے۔ اس طور سے روپیہ جمع کرینگے۔ پھر بم کے گولے بنائینگے اور پھر انگریزوں کو ہندوستان سے نکال باہر کرینگے۔ برین نے مجھے یہ نصیحت کی کہ ہماری سوسائٹی کا ممبر ہونے کے لئے یہ ضروری ہو کہ ہم اپنے تمام رشتہ داروں کی محبت تازندگی ترک کر دیں۔ تمام خاندانی رشتے توڑ دیں اور اپنے لیڈر کا کہنا مانیں چاہے اس کے حکم کی تعمیل میں جان بھی چلی جائے۔ پھر مجھ کو پستول کا فیر کرنا سکھایا گیا۔ میں سب ملزموں کے ساتھ کوناگر ڈکیتی میں شریک ہوا اس ڈکیتی میں پہلے ایک زمیندار اور اُسکے بھتیجے دونوں کو گولی مار کر قتل کر ڈالا

(یہ کیسے نادان اور محسن کش لوگ ہیں۔ برٹش گورنمنٹ کا نکالنا ایسا آسان اور بچوں کا کھیل ہوتا تو آج تک ایسے خیالات کے نادان لوگ برٹش گورنمنٹ کو ہندوستان میں کیا رہنے بھی دیتے؟ وہ تو خدا نے خوب کیا کہ گنجے کو ناخن نہیں دیئے۔ برٹش گورنمنٹ نے ہندوستان میں ترویج تعلیم اور دیگر مہذب ذرائع سے ہندوستان میں بڑی تہذیب پھیلا دی ہے اور ساتھ ہی آزادی اپنی

رعایا کو عطا کر دی ہے کہ ملکی حکومت کے زیر فرمان کبھی حاصل نہ ہوتی۔ چنانچہ خالص ملکی حکومت کا نمونہ دیسی ریاستیں موجود ہیں جو شخص سوراج دیکھنا چاہے وہ ایک بار دو سال کے لئے ریاستوں میں جا کر دیکھ لے۔ سب حال اس پر منکشف ہو جائیگا۔

بمبئی ۵ فروری ڈائرکٹر آف انفرمیشن کا ایک تازہ اعلان مظہر ہے کہ گورنمنٹ بمبئی کو ڈاکٹری مشورہ موصول ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی کو ایک لمبے عرصے کے لئے جو ۶ ماہ سے کسی حالت میں کم نہ ہو ساحل سمندر کی طرف برائے مکمل صحتیابی بھیجا جائے۔ اندریں حالات گورنمنٹ بمبئی نے گورنمنٹ ہند کے مشورے سے فیصلہ کیا ہے کہ فوری دفعہ ۵۰۱ ضابطہ فوجداری ان کی باقیماندہ سزا معاف کر دی جائے ان کی رہائی کے احکام بہت جلد جاری کئے جائینگے۔

بمبئی ۵ فروری ایک بجکر ۳ منٹ۔ ڈائرکٹر آف انفرمیشن کا ایک اعلان مظہر ہے کہ گورنمنٹ بمبئی نے مہاتما کی رہائی کا حکم صادر کر دیا ہے۔

پونا ۵ فروری۔ صبح ۸ بجکر ۵ منٹ گورنر بمبئی کے احکام کے ماتحت مہاتما گاندھی کو آج صبح غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا ہے۔

امریکن ریلوے کمپنیوں کا قائمقام مسٹر بینٹ ایران میں وارد ہوا ہے۔ وہ گورنمنٹ ایران سے ایران میں ریلوے لائینیں بنانے اور معدنیات کے کھودنے کی رعایت حاصل کرنے کے لئے عہد و پیمان کر رہا ہے۔ اس سے پہلے شمالی ایران میں مٹی کا تیل نکالنے کی رعایت امریکہ والے گورنمنٹ ایران سے حاصل کر چکے ہیں۔

امریکہ کی سلطنت متحدہ کی پارلیمنٹ میں مسٹر بورہ ایک ممبر نے شکایت کی کہ امریکہ کے روپے سے فرانس کی سلطنت کی فوج پل رہی ہے کہ فرانس آجکل یورپ میں اتنی بڑی عظیم فوجی طاقت بن گئی ہے کہ جس کے برابر یورپ میں کوئی بھی عظیم فوجی طاقت نہیں ہے

ہم کو بہ تحقیق معلوم ہوا ہے کہ اگرچہ سوراجی ممبروں نے وزیروں پر عدم اعتماد کا ووٹ پاس کرا لیا ہے اور اپنی کثرت سے کونسل میں مجارٹی حاصل کر لی ہے۔ لیکن چونکہ انہوں نے کنسٹی ٹیوشن کے خلاف یہ کام کیا کہ ان کے لیڈر ڈاکٹر بی۔ ایس مونجی نے باوجود ہز اکسیلینسی کے اسکو وزیر بنانے کے وزارت کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اس لئے سی۔ پی کے دونوں وزیر بدستور اپنے عہدوں پر مامور رہ کر کام کرینگے۔ جلد چھٹی ہوئی جیسوں کے شور و غل کا کچھ اثر نہ ہوا۔

صوبجات متوسط کی کونسل میں سوراجی ممبروں کی کثرت ہے۔ گورنمنٹ نے ۵ مسودہ قانون پیش کئے مگر سوراجیوں کی کثرت رائے سے یہ سب مسودہ معرض التوا میں ڈال دیئے گئے۔ گویا ایک طور سے سی۔ پی گورنمنٹ کو کونسل میں شکست ہو گئی۔ غیر سرکاری ممبروں نے دو مسودے پیش کئے وہ پاس ہو گئے۔

سی۔ پی کونسل میں وزیروں پر عدم اعتماد کا ووٹ پاس ہو گیا۔ الغرض سوراجی ممبروں نے صوبجات متوسط کی ریکل گورنمنٹ کا چلنا بالکل ناممکن ہو گیا۔ گورنمنٹ کے ممبروں نے بہت زور لگایا کہ یہ رزیولیوشن پاس نہ ہو سکے مگر وہ مجبور رہتے۔ سوراجی ممبروں کی کثرت ہے۔ کثرت کے آگے کچھ پیش رفت نہ گئی۔

مسٹر شوکت علی اور ان کے رفقاء جزیرہ سیلون سے ۳۰ اجحال کو واپس آ گئے۔ خلافت کا جو جوش و بڑے مسلمانوں میں خوب پھیلا آئے مسلمانان سیلون سولا کھ روپے خلافت فنڈ میں دینے کا وعدہ کیا۔ منجملہ اس کے پچاس ہزار روپے کی پہلی قسط نقد جمع کر کے مسٹر شوکت علی کو دے دی۔ سیلون میں خلافت کے دفتر کی بابت چندہ وغیرہ کا بیان ہوا۔

ابھی تک ہندی کونسل کے تاقموں کا کچھ پتہ نہیں لگا۔

اُردو کتابیں

آدلیس۔ رومن قیصروں کے زمانہ کا ایک نہایت دلچسپ اور پُر درد فسانہ جس میں قیصر کالیگولا کی ستمرانی۔ لوگوں کی ستم کشی اور عبرت خیز واقعات کا ذکر ناول کے پیرایہ میں کیا گیا ہے طبع دوم صفحہ ۲۸۸ قیمت ۱۲ر

اصلیت تورات۔ موسیٰ کی کتابوں کے غیر معتبر اور معتبر ہونے پر پادری ٹامس ہاول صاحب کا یہ رسالہ نہایت زبردست دلائل سے پُر ہے صفحہ ۱۰۴ ار

اورادالسیرت المسیح مسیحی مناد وں اور منتظموں کے لئے مسیح کی زندگی کے حالات کل ۴۲ ابواب میں صفحہ ۳۵۰ تقطیع کلاں صرف چند جلدیں رہ گئی ہیں قیمت ۲ ہر

بائبل اور دیگر کتب مقدسہ۔ بائبل اور دیگر مذاہب کی کتابوں کی تعلیمات کا مقابلہ صفحہ ۹۰ قیمت ۳ پائی۔

بہت بیش قیمت عطر کی شیشی مسٹر بوبڑن صاحب کی سوانحعمری جو کہ چینی مسلمانوں میں تبلیغ کے لئے تیاری کر رہے تھے اور ۱۹۱۳ء میں قاہرہ میں فوت ہو گئے صفحہ ۴ قیمت

بائبل اٹلس اس میں بائبل کی متعلقہ بڑی تقطیع کی ۱۲ انگریزی تصاویر ہیں۔ نہایت مفید اور ازحد ارزاں قیمت ۱۲ سٹیمپ

بائبل کا الہام ڈاکٹر ایم بیرین ساہتہ صاحب کی انگریزی کتاب کا ترجمہ۔ بائبل کے الہام کی حقیقت پر معقول بحث۔ یہ کتاب سمیزیوں کے نصاب میں داخل ہے صفحہ ۱۰۸ قیمت ۴ر

بائبل کو کس طرح پڑھنا چاہئے از پادری آر۔ اے ٹوری صاحب جس میں وہ تمام ضروری اصول اور باتیں درج ہیں جنکو مد نظر رکھ کر بائبل کا مطالعہ کرنا لابہت نفع بخش ثابت ہو سکتا ہے صفحہ ۱۲۸

بائبل کی حکایتیں عہد عتیق کی حکایات تین حصوں میں حصہ اول پیدایش کی کتاب حصہ دوم روت کی کتاب تک حصہ سوم ایلی کی اسیری تک قیمت فی حصہ ۳ پائی تینوں حصے باہم مجلد قیمت ۲ ار

المشتہر سیکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی
انارکلی لاہور



بقیہ مضمون صفحہ ۲

ترجمہ کرنا آسان کام نہیں ہو جب تک مترجم دونوں زبانوں کی حقیقت اور ماہیت سے کما حقہٗ واقف نہ ہو اس بھاری اور مشکل کام میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

ہمارے ملک ہندوستان کی عجیب ہوا اور چال ہے کہ یہاں کے لوگ کسی دوسری چیز کو دیکھ کر اُس کے ایسے دلدادہ اور شیدا ہو جاتے ہیں کہ اپنے میں بھی جو کچھ ہوتا ہے اسکو بھی خیرباد کہنے کو تیار ہو جاتے ہیں چنانچہ ہمارے سرایۂ ناز اکثر مسیحی نوجوان جو انگریزی میں ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم اے تک کی ڈگریاں حاصل کئے ہوئے ہیں اور پھر جناب اس پر بھی بس نہیں اُنہوں نے انگریزی کے اور بھی زیادہ حاصل کرنے کی دھن میں یورپ اور امریکہ تک صعوبت سفر مع خرچ برداشت کی ہے۔ اس میں تو کچھ بھی شک ہے نہ شبہ کہ وے انگریزی میں تو ہر آئینہ لائق ہیں اور فائق۔ مگر جناب تھوڑی دیر کے لئے معاف فرمایئے ہم کو افسوس کے ساتھ اس وقت یہ کہنے کی جرأت ہوتی ہے کہ اُن میں سے اکثر اُردو میں تو ابھی تک کورے کے کورے ہیں سچ ہے بلکہ چشم دید

حیف کی جا ہے کہ ان آنکھوں سے ہم نے دیکھا
تم کو تم کہتے ہیں منہ اپنا بنا کر اکثر
دو کو دو کہتے ہیں ٹو کو تو خفا ہوتے ہیں
ہاں اسکول و کالج کے برادر مسٹر

جناب من اس میں تو کچھ شک بھی نہیں ہے کہ اُردو زبان ہماری مُلکی زبان ہے مگر

نہیں سہل اے داغ یاروں سے کہدو
کہ آتی ہے اُردو زبان آتے آتے

ناظرین والا تمکین بس یہی سبب ہے کہ ہمارے مذہبی اور درسی ترجمہ پھیکے اور خشک ہیں اور کم۔ کیونکہ ہمارے سرایۂ ناز مسیحی جوان جن سے کہ اُنہوں نے انگریزی سیکھی ہے انہیں سے اُردو بھی سیکھنا چاہتے ہیں۔

اب جناب یہ تو حال ہے نثر کے ترجموں کا۔ اب رہا معاملہ نظم کا ترجمہ کرنا وہ تو کچھ اور ہی چیز ہے۔ اس سے تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ اُردو کی کسی نظم کا انگریزی میں اور انگریزی کی کسی نظم کا اُردو میں ترجمہ ہوا تو ہے مگر وہی روکھا اور پھیکا رہی باسی کڑھی اور اُبال کھچڑی کا یا بے مرچ سالن کا سا معاملہ ہے۔ مطلب تو لفظوں سے کسی طرح کھینچ تان کر پر ابھر گیا ہے مگر شستہ الفاظ جس سے اہلِ زبان کو لطف اور سرور حاصل ہوتا ہے اور جس مزے اور چاشنی کے وہ جویاں اور شائق ہیں وہ کہاں وہ تو جناب کوسوں کیا بلکہ منزلوں دُور ہے۔ سچ ہے

اے مصحفی تو اور کہاں شعر کا دعویٰ
پھبتا ہے یہ انداز سخن میر کے منہ پر۔

یہ کیفیت تو معمولی نظم کا ترجمہ نثر میں اور نثر کا ترجمہ نظم میں کرنے کی ہے۔ اب فصیح نظم انگریزی کا ترجمہ فصیح نظم اُردو میں اور فصیح نظم اُردو کا ترجمہ فصیح نظم انگریزی میں کرنا کارِ دارد کا مضمون ہے۔

مثلاً سحر البیان مثنوی میر حسن دہلوی یا مثنوی گلزار نسیم یا میر انیس و مرزا دبیر کے کسی مرثیہ کا کوئی انگریزی نظم میں اُسی آن بان اور شان کے ساتھ ترجمہ کرے تو جناب خون تھوکنے کی نوبت ہو یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے

خشک سیروں تن شاعر کا لہو ہوتا ہے
تب نظر آتی ہے اک مصرعہ تر کی صورت

اگر میرا خیال غلط نہ ہو تو یہ بات بالکل درست ہے کہ اب تک ہندوستان میں کسی کو ایسے خیال کی جرأت بھی نہیں ہوئی ہے۔ ہاں بے شک پنڈت جوالا پرشاد صاحب برق سابق سب جج نے جبکہ وہ سردوئی میں تھے شکسپیر کے ایک ڈرامہ رومیو جولیٹ کا ترجمہ کیا ہے۔ اور اُن کو اس میں کامیابی بھی نصیب ہوئی ہے مگر وہ مذہبی نہیں ہے۔

اب مجھ کو بے ساختہ جناب مولانا عبد الحلیم صاحب شرر کا ہمزبان ہو کر یہ کہنے کی جرأت ہوتی ہے کہ اہل ہند کو مسٹر بیلے چرن صاحب کا شکرگذار ہونا چاہئے کہ وہ انگریزی کی ایک ایسی لاجواب نظم کو جو زبان فصاحت اور محاورہ وغیرہ کے لحاظ سے مثنوی میر حسن اور گلزار نسیم سے کسی طرح کم نہیں ہے اُردو شاعری کا لباس پہنانے کو آمادہ ہی نہیں ہو گئے بلکہ پہنا بھی دیا اور کامیاب بھی ہیں۔

جس کو دعویٰ ہو سخن کا یہ سنا دے اسکو
دیکھ اس طرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا

واقعی جس کا جی چاہے دیکھ لے۔ عیاں را چہ بیان اور کیوں نہ ہو سرایۂ ناز لکھنؤ جناب مکرم جہاں حضرت سید عباس حسن صاحب فصاحت لکھنوی کا بھی توفیق سخن ہے۔

میں ہمیشہ ایسی کتابوں کو جن کا ترجمہ انگریزی سے اُردو میں ہوا ہے بڑے شوق اور دلچسپی کے ساتھ دیکھا کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے فردوس گم شدہ کو بھی بڑے شوق کے ساتھ اول سے آخر تک دیکھا اور اب تک اس کے ہر شعر پر وجد کرتا ہوں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مسٹر صدا نے سرکاری ملازم ہو کر اس مذہبی خدمت کو بڑی ہی محنت اور جانفشانی سے اعلیٰ درجہ کی قابلیت کے ساتھ انجام دیا ہے کہ سوائے سبحان اللہ صلّ اللہ اور جزاک اللہ کے کچھ اور کہتے بن نہیں پڑتا۔

شاعر کو مست کرتی ہے شعر امیر
سو بوتلوں کا نشہ ہے اک جام ادیب

میں مسٹر صدا کو اس اہم مذہبی خدمت کے لئے مبارکباد دیتا ہوں اور مسیحی نوجوانوں کو بڑے زور اور محبت کے ساتھ اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اُردو زبان حاصل کرنے کے لئے مسٹر صدا کی تقلید کریں اور آخر میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند فردوس گمشدہ کو اس ملک میں اپنے جلال کے ظہور کا سبب بناوے۔ راقم ادیبی گارڈنر ممبر انجمن لکھنؤ

بشارت

"بشارت کا کام انجام دے" - پولوس -

شمالی ہند کی زیرنگراں کلیسیاؤں کو سلام

ناظرین کو یاد ہوگا کہ شمالی ہند کی سنڈ نے اپنے پچھلے اجلاس میں بشارت کی خدمت کے متعلق ایک مستقل کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کمیٹی کی طرف سے ذیل کی صلاحیں اور سفارشیں کل کلیسیاؤں کے سامنے پیش کیجاتی ہیں

(۱) گذشتہ زمانے کے ایمان کے بہادروں کے حیات اور قصے جن سے الہ آباد اور لاہور کی ٹریکٹ سوسائیٹیوں کی الماریاں بھری پڑی ہیں منگوا بھیجئے اور کلیسیا کے شرکیوں کو محبت سے مجبور کیجئے کہ انہیں پڑھیں۔

(۲) فوراً اپنی اپنی کلیسیاؤں میں مستقل کمیٹیاں بشارت کے متعلق قائم کیجئے۔ یہ کمیٹیاں ایک پروگرام تیار کریں اور اس پر جلد کام شروع کردیں۔

(۳) شخصی خدمت - پرچوں اور کتابوں کا تقسیم کرنا - خدا کے کلام کے حصوں کو بیچنا خاص منادوں کو دعوت دینا - میجک لالٹین کے ذریعہ منادی - بازار کی منادی خطوں کو بھیجنا - یہ سب بشارتی کام کے چند ذریعے ہیں

(۴) کل کلیسیائیں دعا اور تیاری کے ساتھ اتوار فروری ۲۴ سے اتوار ۲ مارچ تک خاص بشارتی ہفتہ منائیں

(۵) ہمت افزا خبریں اور رپورٹیں خادم کو ۱۵ مارچ تک بھیج دیں۔

امید غالب ہے کہ پڑھنے والے اپنی ذمہ واری کو محسوس کرتے ہوئے اس بڑے کام میں کمیٹی کی مدد کرینگے۔

اے۔ رالرام

کنوینر شمالی ہند سنڈ کی بشارتی کمیٹی

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

مخزن مسیحی

قدیم مسیحی اخبار رومین میں نئی صورت سے شائع ہوتا ہے عمدہ عمدہ مفید مضامین - دلچسپ خبریں قیمت فقط دو روپیہ سالانہ لیکن جو آسودہ حال ہیں اور خوشی سے دے سکتے ہیں ان کے لئے تین روپیہ - اگر کوئی دو روپیہ دینے کی بساط نہیں رکھتے تو پاسبان یا کسی مشنری صاحب کی سفارش سے اُن کو ایک ہی روپیہ میں مخزن مل سکتا ہے اگر کوئی صاحب نمونہ منگوانا چاہتے ہیں تو مہربانی کرکے اپنے خط میں ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ بھی بھیج دیں - پادری بی بی راے ایڈیٹر و منیجر سہارنپور سے خط وکتابت کیجئے۔

تصحیح

یکم فروری کے نور افشاں میں "کلیسیائے ہندوستان آزاد ہونی چاہئے"۔ کے عنوان میں فقرہ اول میں الفاظ تحریر شدہ یوں ہیں۔ "ان الفاظ (یعنی کلیسیائے ہندوستان) سے محض دیسی کلیسیا ہی متصور نہیں بلکہ پردیسی مسیحی بھی جن کا تعلق کلیسیائے انگلستان سے ہے کلیسیائے ہندوستان میں شامل نہیں"۔ آخری لفظ "نہیں" کی جگہ لفظ "ہیں" ہونا چاہئے اور فقرہ یوں ہے۔ "ان الفاظ (یعنی کلیسیائے ہندوستان) سے محض دیسی کلیسیا ہی متصور نہیں بلکہ پردیسی مسیحی بھی جنکا تعلق کلیسیائے انگلستان سے ہے کلیسیائے ہندوستان میں شامل ہیں"۔

بورڈنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے اسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بورڈنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیرنگرانی کردی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے۔

خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے اوپر تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری کا ¾ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں جزکٹ ۱عہ سے ۸ال تک کروکونول عہ سے عہ تک۔

مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

پادری کولیو جے کلارک صاحب ایم اے منیجر نور افشاں ایجرٹن روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائیٹر چھپا۔